|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر: 144601040157

السلام علیکم!

مفتی صاحب! مجھے نفاس ،حیض اور استحاضہ کے متعلق مسئلہ معلوم کرنا ہے۔

میرے تیسرے بچے کی پیدائش24اپریل 2024 کو مغرب کے وقت7:25 پر ہوئی ،اس کے حساب سے میرے نفاس کے40 دن مکمل ہوئے 3 جون کو ،لیکن نفاس کے 40 دن ہونے سے پہلے جمعہ 31 مئی کو دوپہر کو سفیدی دیکھ کر میں نے غسل کرکے نماز شروع کردی گویا اس بچے کی دفعہ میرا نفاس36دن اور 20 گھنٹے میں مکمل ہوگیا۔

پھر اس کے بعد میں نے منگل4 جون کو دوپہر 1:35 پر دوبارہ خون دیکھا جو پیر10 جون کو صبح 10 بجے تک جاری رہاپھر مکمل سفیدی آئی ،پھر درمیان میں پاکی رہی،یہ خون جاری نہیں تھا دھبہ دھبہ آتا رہا۔

اس کے بعد دوبارہ خون آنا شروع ہوا ہفتہ22 جون صبح 10:20 بجے اور خون بھی جاری خون، جیسے حیض میں آتا ہے اور پھر یہ خون حیض کی طرح اتوار30 کو عصر میں 8دن جیسے حیض میں ہوتے ہیں اس پر بند ہوا۔

1. نفاس کتنے دن شمار ہوگا؟
2. ان تینوں خونوں میں کون سا حیض ہے اور کون سا استحاضہ؟
3. طہر کتنا شمار ہوگا؟
4. اگلے حیض کےلیے طہر کتنا شمار ہوگا؟

وضاحت:

* دوسرے بچے میں نفاس کی مدت 40 دن مکمل تھی ۔
* حمل شروع ہونے سے پہلے آخری حیض جو آیا تھا اس کی مدت 7 دن 6 گھنٹےتھی۔
* حمل سے پہلے آخری طہر کی مدت22 دن11:30 گھنٹے تھی۔

**الجواب حامدا ومصلیا**

1. صورت مسئولہ میں نفاس کا خون 36دن اور20 گھنٹے شمار ہوں گے۔
2. 4جون سے 10 جون تک جو خون آیا ہے وہ استحاضہ شمار ہوگا۔
3. 22جون کی صبح سے 30 جون کی عصر تک جو 8دن خون آیا ہے وہ حیض کا خون شمار ہوگا۔
4. 31 مئی دوپہر کے بعد سے 22جون خون آنےتک طہر کے ایام شمار ہوں گےجیسا کہ پہلے 22دن طہر کی مدت تھی۔
5. واضح رہے کہ دوخونوں کے درمیان کم از کم 15 دن پاکی کے ہونا ضروری ہیں تب وہ الگ الگ حیض کا خون شمار ہوں گے البتہ طہر کے زیادہ سے زیادہ ایام کی کوئی تحدید نہیں ہےلہذااگلے طہر کے لیے 15 دن تو یقینی ہیں ،زیادہ کے بارے میں کوئی یقینی بات نہیں بتائی جاسکتی۔

لما فی الھندیۃ:

أَقَلُّ النِّفَاسِ مَا يُوجَدُ وَلَوْ سَاعَةً وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى وَأَكْثَرُهُ أَرْبَعُونَ. كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ.

(ج1،ص37،ط رشیدیہ،کوئتہ)

وفیہ ایضاً:

اِذَا كَانَ الطُّهْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَوْ أَكْثَرَ يُعْتَبَرُ فَاصِلًا فَيُجْعَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ الدَّمَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا بِانْفِرَادِهِ حَيْضًا حَسْبَ مَا أَمْكَنَ مِنْ ذَلِكَ هَكَذَا فِي الْمُحِيطِ،وَأَقَلُّ الطُّهْرِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَلَا غَايَةَ لِأَكْثَرِهِ إلَّا إذَا اُحْتِيجَ إلَى نَصْبِ الْعَادَةِ كَمَا إذَا بَلَغَتْ مُسْتَمِرَّةَ الدَّمِ فَيُقَدَّرُ حَيْضُهَا بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَبَاقِيهِ طُهْرٌ. هَكَذَا فِي الْهِدَايَةِ۔

(ج1،ص37،ط رشیدیہ،کوئتہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

04/01/1446ھ

11/07/2024ش



04/01/1446ھ

11/07/2024ش